المبسوط
(اجمالی تعارف)

ڈاکٹر امین اللہ وثیر

شمس الائمہ السرخسی کے حالات زندگی کے بارے میں ہم نے اپنے مقالہ "امام سرخسی ۔ علمی مقام و مرتبہ" (فکر و نظر شمارہ اپریل ۔ جون ۱۹۹۴ء) میں قارئین کرام تک ضروری معلومات بہم پہنچائی تھیں۔ صفحات ذیل میں ان کی کتاب المبسوط کا اجمالی تعارف پیش کیا جائے گا۔

المبسوط فقہ حنفی کا عظیم الشان مجموعہ ہے جو تیس اجزاء پر محیط ہے۔ اس کے صفحات کی تعداد چھ ہزار سے متجاوز ہے اور اس میں ساڑھے دس ہزار سے زائد مسائل (جنھیں صاحب فہارس المبسوط نے مطالب کے عنوان سے تعبیر کیا ہے) شرح و بسط سے قرآن و حدیث نبوی کی روشنی میں پیش کئے گئے ہیں۔

المبسوط جس کے مخطوطات استانبول' برطانیہ' ہندوستان اور قاھرہ کے کئی کتب خانوں میں محفوظ ہیں' پہلی مرتبہ ۱۳۲۴ہجری (مطابق ۱۹۰۶عیسوی) میں مطبعۃ السعادۃ مصر کے زیر اہتمام ٹائپ میں زیور طبع سے آراستہ ہوئی۔ اس کے بعد مسائل و احکام اسلامی کا یہ مجموعہ بیروت (دارالمعرفہ للطباعہ والنشر) سے ۱۹۷۸ء میں اور پھر ۱۹۸۷ء میں کراچی (ادارہ القرآن والعلوم الاسلامیہ) سے بھی شائع ہو چکا ہے۔ ان دونوں اداروں نے مطبعۃ السعادۃ مصر کے طبع شدہ نسخے ہی کو آفسٹ میں شائع کیا ہے۔ آخر الذکر نسخے کی خوبی یہ ہے کہ اس کی فہارس زیادہ بسیط ہیں جن میں زیر بحث مسائل کی عمدہ طریقے سے نشان دہی کی گئی ہے۔ اس طرح مسائل و مباحث کو اصل کتاب میں بآسانی تلاش کیا جا سکتا ہے۔ المبسوط میں مختلف مسائل کی تشریح و توضیح کے سلسلے میں پیش کی گئی آیات کی تعداد ۹۵۸ اور احادیث نبویہ کی تعداد ۲۰۸۲ ہے۔

المبسوط اسلامی قوانین کا ایک ضخیم مجموعہ ہے۔ جسکی نشان دہی اور اعتراف علماء ہمیشہ سے

کرتے چلے آئے ہیں۔ جن میں سے بعض آراء آئندہ صفحات میں پیش کی جائیں گی۔ اس کی علو شان کا اندازہ طبع مصر کے صفحہ العنوان (Title page) ہی سے کیا جا سکتا ہے' بعض اہم امور کا ہم یہاں ذکر کریں گے:۔

کتاب المبسوط لشمس الدین السرخسی

المحتوی علی کتب ظاہر الراویہ للامام محمد بن الحسن الشیبانی عن الامام الاعظم ابی حنیفة رحمهم الله تعالی و نفع بهم۔

(شمس الدین السرخسی کی کتاب المبسوط جو امام محمد بن الحسن الشیبانی کی کتب ظاہر الروایت پر مشتمل ہے جو امام اعظم ابو حنیفہ سے مروی ہیں۔ اللہ تعالی کی رحمت ان سب پر ہو اور ان سے نفع پہنچائے)

درمیان میں حسب ذیل چار اشعار ہیں:

هذا الکتاب رقی علا وبجمعه
فاق السرخسی سائر الاقران
وتکاملت فیه قواعد مذهب
لابی حنیفه ذی التقی النعمان
نشر التعامل والعباده نشره
فی کل آونه وکل مکان
لم لاومعتمد القضاة مقاله
وائمة الافتاء والعرفان

(یہ کتاب مرتبہ میں بہت بلند و بالا ہے اور اسکی تالیف کی بنا پر السرخسی نے اپنے تمام ہمعصروں پر فوقیت حاصل کی۔ اس میں صاحب تقوی ابوحنیفہ النعمان کے مسلک کی بنیادیں مکمل ہوئیں۔ اس نے شریعت پر عمل اور عبادت کو ہر وقت اور ہر جگہ میں پھیلا دیا۔ اور کیوں نہ ہو' جبکہ اس کے اقوال پر قضاۃ اور ائمہ علم و عرفان کا اعتماد ہے)

یہ چار شعر المبسوط کے پہلے تین اجزاء میں ہیں ۔ بعد کے اجزاء میں ٹائیٹل پر چھ دوسرے اشعار درج ہیں جن میں امام محمدؒ کی چھ کتب ظاہر الروایۃ کا ذکر ہے۔ آخری دو شعر یہ ہیں :۔

ویجمع الست کتاب الکافی
للحاکم اشہید فہو الکافی
اقوی شروحہ الذی کالشمس
مبسوط شمس الائمۃ السرخسی

(چھ کتب ظاہر الروایۃ) کو حاکم شہید کی کتاب الکافی میں جمع کر دیا گیا ہے اب یہی کتاب کفایت کرنے والی ہے۔ اسکی شروح میں سے قوی ترین شرح جو سورج کی مانند ہے شمس الائمہ سرخسی کی المبسوط ہے)

اول طبعۃ ظہرت علی وجہ البسیطۃ لھذا الکتاب الجلیل وھو ثلاثون جزءاً۔

(یہ روئے زمین پر اس بڑی شان اور مرتبے والی کتاب کی اولین طباعت ہے۔ اور اس کے تیس اجزاء ہیں)

ٹائیٹل:۔ کے مطابق کتاب کی تصحیح کا فریضہ حضرت العلامۃ الفاضل الجھبذ (نقاد) الشیخ محمد راضی الحنفی نے اہل علم و فضیلت حضرات کی ایک جماعت کی معاونت سے انجام دیا۔

طبع کراچی کا ٹائیٹل اس طرح ہے:۔

المبسوط للسرخسی:

تالیف الامام الکبیر ابی بکر محمد بن احمد بن ابی سھل شمس الائمہ السرخسی رحمۃ اللہ تعالی۔

کتاب جمع فاوعی وأحاط بالنوادر و الأشباہ والنظائر، استخرجہ من بحار کتب ظاہر الروایۃ وابرز دقائقھا وکنوزھا مع حل غوامضھا۔

(المبسوط ۔ تالیف امام کبیر .... سرخسی، اللہ تعالی کی ان پر رحمت ہو۔ یہ وہ کتاب ہے جسے مصنف

نے خوب عمدگی سے تالیف کیا اور اس میں نوادر مسائل اور اشباہ و نظائر کا مکمل احاطہ کیا۔ ان امور کا کتب ظاہر الروایت کے سمندروں سے استخراج کیا۔ ان کی باریکیوں اور ان کے پوشیدہ ذخیروں کو نکال ظاہر کیا' اور مبہم معاملات کی گرہ کشائی کی)

تیسویں جزء کے اختتام پر مصری ناشر کا یہ نوٹ المبسوط کی وسعت و عظمت علمی کو آشکار کرتا ہے:

(فقہ امام اعظم ابو حنیفہ النعمان' ان پر اللہ تعالی اپنی رضا و خوشنودی اور رحمتوں کی بارش نازل فرمائے کی نمایاں ترین' بے مثال' سب سے شیریں' سب سے محکم اور جامع ترین کتاب المبسوط ہے جو شمس الائمہ و حبر الامہ ابوبکر محمد بن ابی سہل السرخسی کی یادگار تصنیف ہے۔ وہ نابغہ روزگار عالم تھے اور اپنی تبحر علمی' قوت استدلال اور علمی مسائل کے بیان میں طاق تھے۔

مصنف نے ۔ اللہ خوب جانتا ہے۔ اس کتاب میں فقہی مسائل کو جملہ جزئیات کے ساتھ اس طرح بیان کر دیا ہے کہ نادر مسائل اور اشباہ و نظائر اپنی تمام تر تفصیلات کے ساتھ یکجا آ گئے ہیں ۔ السرخسی کتب ظاہر الروایۃ کے سمندروں سے موتی نکال لائے۔ انہوں نے علم کے متلاشی کو پھلوں اور پھولوں کا ایک نایاب تحفہ عطا کیا ہے۔ ان کتب کے دقیق اور مشکل مسائل کی وضاحت کی ہے' ان کے خزانوں اور اسرار و رموز سے پردہ کشائی کی ہے اور ان تمام چیزوں کو اپنی اس کتاب کے ابواب و فصول میں بڑی ندرت اور خوبصورتی سے پرو دیا ہے۔

غرضیکہ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کے منصہ شہود پر آنے سے دبستان فقہ ابو حنیفہ النعمان میں ایک بہت بڑا خلا پر ہو گیا ہے۔ اس کے مقابلے میں مذہب امام میں لکھی گئی دیگر تمام تصانیف اور کتب کی حیثیت وہی ہے جو فروع کی اصل' جزئیات کی کل اور ٹھاٹھیں مارتے سمندر کے مقابلے میں ندی نالوں کی ہوتی ہے۔ دراصل باقی ماندہ کتب میں مسائل کا ادراک اور فہم کئی اعتبار سے مشکل تھا۔ ان میں علماء کے اقوال اور فقہا کی آراء میں جب بھی اختلاف آتا ہے تو وہ ان کے حل کیلئے اس کتاب "المبسوط" کا حوالہ دیتے' جبکہ یہ کتاب نایاب تھی۔ یہی وجہ ہے کہ مذہب حنفی کے فقہا نے اس کتاب کی تلاش میں کتب خانوں اور علمی خزانوں کو چھان مارا مگر بامراد نہ ہوئے۔

اس تگ و دو اور تلاش کا سبب یہ بھی ہے کہ علمائے فقہ کو ہمیشہ ایسی قابل اعتماد کتب کی

ضرورت رہی ہے جو ائمہ کبار کے اقوال و افکار کا مجموعہ ہوں جنکی طرف رجوع کیا جا سکے۔ چنانچہ اس کتاب (المبسوط) میں امام اعظم ابو حنیفہ، امام محمد، امام ابو یوسف، امام زفر، امام الحسن بصری اور مذھب حنفی کے دیگر بڑے بڑے فقہاء کی فقہی کاوشوں کو یکجا کر دیا گیا ہے۔

تو کیا کہنے ہیں اس کتاب کے! اور کیا کہنے ہیں ان نادر عبارتوں، لطیف اشاروں اور روشن اور مفید تنبیہات کے جن پر یہ مشتمل ہے اور جو اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ یہ ایک نہایت بلند مرتبہ تصنیف ہے اور اس کا مصنف منفرد مقام کا حامل ایسا شخص ہے جو وسیع علم اور گہرا تجربہ رکھتا ہے۔ علماء اور فقہاء نے اس چاند کے ظہور کا بہت انتظار کیا، انھوں نے اسکی رونمائی کی طویل عرصے تک تمنا کی اور ان کی نظریں اس کے منظر عام پر آنے کی طرف لگی رہیں)

المبسوط کے بارے میں علامہ ابن عابدین شامی نے بیان کیا ہے:

قال العلامه الطرسوسی : مبسوط السرخسی لا یعمل بما یخالفه ولا یرکن الا الیه ولا یفتی ولا یعول الا علیه [۱]۔

(علامہ طرسوسی کا کہنا ہے کہ سرخسی کی مبسوط وہ کتاب ہے جس کے مخالف (فتوی پر) عمل نہیں کیا جاتا، اس کے علاوہ کسی اور پر اعتماد نہیں کیا جاتا اور اس کے علاوہ کسی اور قول پر نہ فتوی دیا جاتا اور نہ بھروسہ کیا جاتا ہے)

الاستاذ ابو الوفاء الافغانی رئیس لجنہ احیاء التراث النعمانیہ۔ کراچی، کتاب الاصل کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:۔

واحسن شروحه وانفعها شرح السرخسی وانتفعنا به فی تعالیق الاصل هذا کثیرا [۲]۔

(اور اسکی شرحوں میں سے سب سے عمدہ اور سب سے زیادہ نفع بخش سرخسی کی شرح ہے، ہم نے کتاب الاصل کے تعلیقات میں اس شرح سے بہت فائدہ حاصل کیا۔)

الشیخ خلیل المیس مدیر ازھر لبنان کہتے ہیں:۔

فان المبسوط لشمس الدين السرخسی من امهات کتب الاحناف المعتمدة وموسوعة فقهية يعتزبها الاسلام عامة و علماء الاحناف خاصة۔ وقد افاد منها فقهاء السلف والخلف ۔ وتحکی مضامينها المقدرة العلميه الفائقة والرتبة الفقهية السامية التی بلغها المؤلف رحمه الله تعالی و نفعنا بعلمه' وقد املی هذا السفر العظيم علی تلاميذه... (۳)

(یقیناً شمس ائمہ السرخسی کی المبسوط احناف کی قابل اعتماد امہات کتب میں سے ہے اور ایک فقہی دائرہ معارف ہے جس پر عالم اسلام کو بالعموم اور علماء احناف کو بالخصوص فخر و ناز ہے۔

اس کتاب سے متقدمین ومتاخرین سب نے استفادہ کیا۔ اس کے ذی وقار عمدہ علمی مضامین اور اس بلند فقہی مرتبے کا جس پر اس کے مؤلف فائز ہوئے' حوالہ دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالی ان پر رحم فرمائے اور ان کے علم سے ہمیں نفع پہنچائے۔ انہوں نے یہ عظیم الشان کتاب اپنے تلامذہ کو املاء کروائی۔ وہ مزید لکھتے ہیں:

وهکذا فان المبسوط هو موسوعة فقه الاحناف قد حوی مسائل الاصول وهی فقه السلف کما تعتبر مرجع الخلف الذی لا يتحول عنه الی غيره ۔ وهو معتمد الفتوی ۔ صنف فی اسهل عبارة ' والطف اشارة يسهل الاطلاع فيه وقراء ته حتی للمبتدئين بخلاف الکثير من المصنفات فی هذا الفن التی احاط بعبارتها الغموض حتی کادت تستعصی علی الباحثين وخاصة عبارات المتون التی أوغل اصحابها فی اختيار الجمل القصيرة ... وکذلک کثير من کتب الشروح المتداولة ... وهذا ما سلم منه المبسوط فکان سهل العبارة قريب التناول ' فعمت فائدة ... ونفع الله به خلقاکثيرا ... (۴)

(المبسوط فقہ احناف کا انسائیکلوپیڈیا ہے جس میں تمام مسائل اصول کو سمو دیا گیا ہے' اور یہ کتاب اسلاف کی فقہ ہے اور اسی طرح متاخرین کا بھی مرجع سمجھی جاتی ہے جسے چھوڑ کر کسی دوسری کتاب کی طرف رخ نہیں کیا جاتا اور مسائل شرعیہ میں اس پر بھروسہ کیا جاتا ہے' اس کی تصنیف نہایت آسان عبارت اور نہایت لطیف احکام پر مشتمل ہے۔ اس کے مشتملات سے مطلع

ہونا اور اس کا پڑھنا مبتدئین تک کے لئے آسان ہے۔ بخلاف اس فن کی بہت سی دیگر تصنیفات کے جنکی عبارات دقیق اور پیچیدہ ہیں حتی کہ تحقیق کرنے والوں کو ان میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ خصوصاً ان متون کی عبارات جن کے لکھنے والوں نے مختصر جملوں کے انتخاب کی سعی وجہد کی۔ کتب متداولہ میں سے اکثر کے شروح کا یہی معاملہ ہے' لیکن المبسوط ان تمام نقائص سے محفوظ ہے چنانچہ اسکی عبارت سہل اور اس سے استفادہ آسان ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس کا فائدہ بہت عام ہوا اور اللہ تعالی نے بے شمار لوگوں کو اس کے ذریعہ نفع پہنچایا۔)

طبع کراچی میں ناشرنے اپنی رائے کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے۔

وبعد: يسرنا كثيرا ان نقدم الى القراء الكرام و الى العلماء والمحققين وعطشى العلوم كتابا من عظيم كتب الاسلام ' و نادرة من نوادره' تفتخر به مكتبة الاسلام حقا' الا وهو كتاب "المبسوط" للامام الكبير' العلامة' الحجة ' المتكلم' الفقيه' الاصولى ' المجتهد ابى بكر محمد بن احمد بن ابى سهل المعروف ب " شمس الائمة السرخسي" رحمه الله تعالى.

ان "مبسوط" شمس الائمة السرخسي - رحمة الله - من امهات الكتب فى القانون الاسلامى' و موسوعة فقهية تعتز بها الامة المسلمة' وكان من العسير جدا الا ستغادة بهذه الموسوعة لندرتها وقلة وجودها فى العالم الاسلامى' (۵)

(ہم بہت مسرت محسوس کرتے ہیں معزز قارئین اور علماء فقہاء اور تشنگان علم کے سامنے یہ کتاب پیش کرتے ہوئے جو اسلام کی عظیم الشان کتابوں میں سے ہے اور اس کے نوادرات میں سے ایک یکتائے روزگار چیز ہے جس پر اسلامی لٹریچر صحیح طور پر فخر کرتا ہے' اور یہ کتاب ہے امام کبیر... شمس الائمہ السرخسی کی المبسوط۔

بلا شک المبسوط قانون اسلامی کی امہات الکتب میں سے ہے اور ایک ایسا فقہی انسائیکلوپیڈیا جس پر امت مسلمہ کو ناز ہے۔ اب تک اس دائرۃ معارف سے اسکی نایابی اور عالم اسلامی میں اسکی کم یابی کی بنا پر استفادہ بہت مشکل تھا۔)

المبسوط ۔ ایک مطالعہ :۔

کتاب کا آغاز امام سرخسی رحمہ اللہ کے خطبہ الکتاب سے ہوتا ہے' اس خطبہ یا دیباچہ میں انہوں نے شرعی نقطہ نظر سے علم اور طلب علم کی اہمیت ' فقہ اور قانون اسلامی کی فضیلت' اس میدان میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ اور ان کے شاگردان رشید کی عظیم الشان کاوشوں' تدوین فقہ میں امام اعظم کی اولیت' امام محمد بن الحسن الشیبانی کی تصانیف اور فقہ حنفی میں ان کی خدمات ۔ پھر زمانہ مابعد میں علمی میدان میں لوگوں کی کم ہمتی ست روی اور سہل پسندی اور المبسوط کی املاء کی وجوہات کا نہایت تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ اس فصیح و بلیغ خطبے کا ترجمہ ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے:

"وما توفیقی الا باللہ' اللہ ہی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی طرف میں متوجہ ہوتا ہوں۔ اور محمد اور آپ کی آل پر اللہ کا درودوسلام۔ فاضل استاد امام اجل وزاھد' شمس الائمہ' ابوبکر محمد بن ابی سہل السرخسی۔ اللہ ان پر رحم فرمائے اور ان کے مرقد کو منور کرے۔ نے اوزجند میں حالت قید میں یہ کتاب املا کرائی اور فرمایا: تعریف اللہ تبارک و تعالی کی جو ارواح کا خالق' بوسیدہ ہڈیوں کو دوبارہ زندہ کرنے والا اور بہت عطا کرنے والا ہے۔ وہی ہے جس نے انواع و اقسام کی چیزیں پیدا کیں اور قوانین شریعت عطا کئے۔ یعنی ایک پسندیدہ دین اور نور روشنی پھیلانے والا۔ جس کے ذریعے عقل و شعور والوں کو مکلف کیا'(نیکی پر) عمل پیرا لوگوں سے وعدہ کیا اور سرکشوں کی بیخ کنی کی' ایسا دین جو تمام جہانوں پر واضح دلیل ہے۔ اسے سیدالمرسلین امام المتقین خاتم النبیین' ہمارے آقا حضرت محمد کی زبان مبارک سے نازل فرمایا۔ ان پر اور ان کی طیب و طاہر آل پر اور تمام انبیاء اور رسل پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں۔ یقیناً ایمان باللہ کے بعد قوی ترین فریضہ طلب علم ہے' جیسا کہ حدیث پاک میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طلب علم ہر مسلمان مرد اور عورت پر لازم ہے۔ اور علم نبوت کی میراث ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو درہم و دینار کا وارث نہیں بنایا گیا بلکہ انھیں علم کی وراثت دی گئی ہے' پس جس نے یہ وراثت حاصل کی اس نے بہت کچھ پالیا۔

علم دو قسم کے ہیں ایک توحید و صفات الہٰی کا علم' دوسرا فقہ و شرائع کا علم ۔ علم توحید کی بنیاد کتاب و سنت کا مکمل اتباع اور بدعت و خواہشات سے مکمل دوری ہے۔ جیسا کہ صحابہ کرام

اور تابعین اور سلف صالحین رضوان اللہ علیھم کا شیوہ تھا' جن کو اللہ نے مٹی میں چھپا دیا ہے۔ اس موضوع پر ان کے آثار ان کی تصانیف میں محفوظ ہیں اور میں نے ان کے اقوال اس کتاب میں جمع کرنے کا ارادہ کیا ہے تاکہ یہ اہل عقل و دانش کیلئے یاد دہانی کا کام دے۔ اور جہاں تک علم الفقہ والشرائع کا تعلق ہے تو یہی خیر کثیر ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ نے فرمایا کہ جسے حکمت دی گئی اسے بہت بڑی بھلائی دی گئی' ابن عباس نے فرمایا ہے کہ حکمت سے مراد حلال و حرام کے احکام کی پہچان ہے۔ اللہ تعالی نے اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ: ایسا کیوں نہ ہو کہ ہر طبقے میں سے چند افراد دین کی سمجھ کیلئے نکلیں اور پھر جب وہ اپنے اپنے گروہ کی طرف واپس جائیں تو اپنی قوم کو ڈرائیں تاکہ وہ محتاط ہو جائیں۔ یوں اللہ تعالی نے انذار اور دعوت کا کام فقہاء کے سپرد کیا ہے' اور یہی انبیاء کا رتبہ ہے جو انہوں نے علماء کیلئے بطور وراثت چھوڑا' جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ اور نبوت کے خاتمے کے بعد تو یہ رتبہ اپنی بلندی کی انتہا کو پہنچ گیا ہے اور یہی نبی اکرم کے فرمان کا مفہوم ہے کہ اللہ تعالی جس کے ساتھ بہتری چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے ' اور حضور اکرم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ تم میں جو جاہلیت میں اچھے تھے اسلام میں بھی اچھے ہیں اگر وہ دین کے فہم کو پالیں۔ یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے صحابہ اور تابعین رضوان اللہ علیھم نے اپنی عمریں اس کام میں کھپا دیں۔

اس علم (فقہ و شرائع) میں سب سے پہلے جس نے مسائل کی تفصیلات مہیا کیں اور تالیف و تصنیف کی وہ ہیں سراج الامت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ' جن کو اللہ نے اپنی توفیق سے اس کام کے لئے مخصوص کر لیا۔ اور ان کے ساتھیوں نے بھی اس کام میں ان کی مدد کی جیسے کہ ابو یوسف یعقوب بن ابراھیم بن خنیس الانصاری جو کہ علم الاخبار میں تاک تھے اور الحسن بن زیاد اللولوی جو کہ سوالات اور جزئیات کے ماہر تھے اور زفر بن الھذیل جو کہ قیاس کے ماہر تھے اور محمد بن الحسن الشیبانی جو ذہانت ' علم الاعراب و النحو اور علم الحساب کے ماہر تھے۔ رحمھم اللہ۔ پھر یہ بھی ہے کہ امام ابو حنیفہ عھد صحابہ میں پیدا ہوئے اور انہوں نے ان میں سے کئی ایک سے ملاقات بھی کی جیسے حضرت انس بن مالک اور حضرت عامر بن الطفیل اور حضرت عبداللہ بن خبر الزبیدی رضوان اللہ علیھم اجمعین اور آپ کی تربیت تابعین رحمھم اللہ کے عھد میں ہوئی' آپ

نے علم فقہ اس ماحول میں حاصل کیا' اور تابعین کے ساتھ فتاوی بھی جاری فرمائے۔ نبی اکرم علیہ الصلاۃ و السلام نے فرمایا ہے کہ بہترین زمانہ اور لوگ تو یہی ہیں جس میں میں ہوں' اس کے بعد وہ لوگ جو ہمارے بعد آئیں گے' پھر جو ان کے بعد آئیں گے' اس کے بعد جھوٹ پھیل جائے گا۔ یہاں تک کہ لوگ گواہی طلب کرنے سے پہلے گواہی دیں گے اور قسم طلب کرنے سے پہلے ہی قسم کھائیں گے۔ تو جب اس علم کی تدوین اور خدمت کسی نے اس زمانے میں کی ہو جس کے لوگوں کی نیکی اور سچائی کی شہادت خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے تو پھر اس کی اولیت اور اصابت میں کیا شک رہ جاتا ہے اور ایسا کیوں نہ ہو جبکہ (ابو حنیفہ) کے کام کو تو مخالفین نے بھی سراہا ہے' حتی کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سب کے سب لوگ فقہ کے میدان میں ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے خوشہ چیں ہیں۔

ابن سریج جو کہ امام شافعی رحمۃ اللہ کے قریب ترین ساتھیوں میں سے تھے کو پتہ چلا کہ ایک شخص ابو حنیفہ رحمۃ اللہ پر تنقید کرتا ہے تو انہوں نے اس کو بلایا اور کہا اے بندہ خدا ! تم ایسے شخص پر تنقید کرتے ہو جس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اسے ساری امت کے علم کا تین چوتھائی حاصل تھا۔ اور اس نے امت کے لئے ایک چوتھائی بھی باقی نہ چھوڑا۔ اس شخص نے پوچھا: وہ کیسے؟ ابن سریج نے جواب دیا کہ فقہ سوال و جواب کا نام ہے' ابو حنیفہ نے پہلے تنہا سوالات مرتب کئے' یوں آدھا علم ان کے لئے مسلم ہو گیا۔ پھر ان تمام سوالات کے جواب دیئے۔ اب ان کے مخالفین بھی یہ نہیں کہتے کہ انہوں نے تمام جواب دینے میں غلطی کی۔ یوں اگر تم ان امور میں جنہیں مخالفین نے بھی صحیح تسلیم کیا ہے اور ان میں جن کی وہ مخالفت کرتے ہیں موازنہ کرو تو دیکھو گے کہ تین چوتھائی علم وہ ہو گا جو ابو حنیفہ کے پاس ہے۔ اور باقی صرف ایک چوتھائی ہے جو ان کے اور باقی لوگوں کے مابین متفق علیہ نہیں۔ یہ سن کر اس شخص نے اپنے قول سے رجوع کر لیا۔

اور جس شخصیت نے اپنے آپ کو ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی تفریعات میں تصنیف و تالیف کے لئے وقف کر دیا وہ محمد بن الحسن الشیبانی رحمہ اللہ ہیں۔ انہوں نے متعلمین کی ترغیب اور ان کے لئے آسانی مہیا کرنے کی خاطر المبسوط کو مدون کیا اور مطالب و معانی کی وسعت اور تکرار مسائل کا خیال رکھا تاکہ طلبہ ان کو ذھن نشین کر سکیں۔

حتی کہ جب الحاکم الشہید ابوالفضل محمد بن احمد المروزی رحمہ اللہ نے بعض متعلمین کی جانب سے المبسوط کے مطالعہ سے اعراض دیکھا تو انہوں نے مناسب خیال کیا کہ ایک ایسی مختصر کتاب تالیف کر دی جائے جس میں امام محمد کے تمام مطالب و مقاصد آ جائیں جو انکی کتاب میں بکھرے ہوئے ہیں اور مکرر مسائل کو حذف کر دیا جائے تاکہ اس سے استفادہ کرنے والوں کو آسانی رہے اور حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے بہت خوب کام کیا۔

فاضل استاذ امام (سرخسی) فرماتے ہیں: پھر میں نے دیکھا کہ میرے زمانے میں فقہ کی طرف سے کئی اسباب کی بنا پر بے اعتنائی برتی جا رہی ہے۔ ان میں سے ایک سبب یہ ہے کہ بعض لوگوں میں کم ہمتی آ گئی ہے اور وہ لمبے لمبے مسائل میں سے صرف مختلف فیہ مسائل پر اکتفا کرنے لگے ہیں۔ ایک سبب بعض اساتذہ کی طرف سے ترک خیر خواہی ہے' بوجہ ایسے خارج از بحث مضامین کو طوالت دینے کے جن کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ایک سبب بعض متکلمین کا فقہی مسائل کی تشریح میں فلاسفہ کے الفاظ و کلمات کا زیادہ استعمال اور خلط مبحث ہے۔ لہذا میں نے مناسب جانا کہ ایک ایسی مختصر شرح تالیف کی جائے جس میں مسائل کے بیان میں مناسب مطالب سے زائد کچھ نہ کہا جائے۔ اور وہی کچھ بیان کرنے پر اکتفا کیا جائے جس پر اس بارے میں اعتماد کیا جا سکے۔ اس کے ساتھ ہی میرے زمانہ حبس میں اس بات کا بھی اضافہ ہوا کہ میرے بعض خاص احباب نے' جنھوں نے بربنائے محبت میری اعانت کی' فرمائش کی کہ میں انھیں اس کی املاء کراوں ۔ پس میں نے ان کی فرمائش کو قبول کیا۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ مجھے حق بات کی توفیق دے اور غلطی سے اور ایسی بات سے محفوظ رکھے جو سزا کا موجب ہو اور جو کچھ املاء کرانے کی میں نے نیت کی ہے اسے دنیا میں میری رہائی اور آخرت میں میری نجات کا ذریعہ بنا دے۔ یقیناً وہ (میرے) قریب ہے' دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے"۔

مصنف علام کے اس اہم اور واضح بیان کے بعد المبسوط کا آغاز کتاب الصلاۃ سے ہوتا ہے۔ جس کا عنوان ہے: ثم انہ بدا بکتاب الصلاۃ ۔ سبب یہ بیان کیا ہے لان الصلاۃ اقوی الارکان بعد الایمان باللہ تعالی۔ (کیونکہ صلاۃ ایمان باللہ کے بعد قوی ترین رکن ہے) اپنے اس دعوی کی دلیل کے طور پر اللہ تعالی کا یہ ارشاد لائے ہیں: فان تابوا واقاموا الصلاۃ ۔ نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ الصلاۃ عماد الدین کو پیش کیا ہے۔ مزید تشریح کرتے ہوئے

فرماتے ہیں جو شخص خیمہ نصب کرنا چاہے وہ اسکی ابتداء نصب عماد سے کرتا ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ انبیاء کرام میں سے کسی کی شریعت بھی نماز سے خالی نہیں رہی۔ اس کے بعد مزید آیات قرآن کا ذکر کیا ہے اور فرمان ربانی " واقم الصلاة لذکری۔ کے سلسلے میں اپنے استاذ شمس الائمہ الحلوانی رحمہ اللہ کی بتشریح و تعبیر نقل کی ہے۔ لفظ " صلاۃ " کی تشریح کے لئے دو شعر بھی بطور استشہاد پیش کئے ہیں۔ المبسوط کی آخری کتاب کتاب الرضاع ہے اور اس کا اختتام باب نکاح الشبہ پر ہوتا ہے۔

مسائل کی وضاحت کے سلسلے میں امام سرخسی کا پوری کتاب میں یہی انداز تحریر ہے۔ قرآن مجید کی آیات اور نبی علیہ الصلاۃ والسلام کی احادیث سے استشہاد و استنباط' ائمہ کرام اور فقہاء عظام کے آراء و اقوال' مختلف مذاہب فقہیہ اور ان کے ائمہ کبار کے اختلاف رائے کا ذکر' خاص خاص الفاظ کی تشریح و توضیح اور اپنی بات کی تائید کے لئے عربی اشعار سے مثالیں پیش کرنا' امام سرخسی کا عام رویہ ہے۔ وہ مسائل کی وضاحت کے سلسلے میں تمام بڑے ائمہ فقہ کے حوالے دیتے ہیں اور تقابل کے لئے ان کا نقطہ نظر بھی پیش کرتے ہیں۔ انداز بیان نہایت سہل و سلیس' دلچسپ اور فکر انگیز ہے' کسی بھی فاضل پروفیسر کے عالمانہ لیکچر کی طرح امام سرخسی کی املاء دامن دل کو تھامے رکھتی ہے' قاری اکتاہٹ محسوس نہیں کرتا' جی چاہتا ہے' اس لیکچر کو سنتے ہی چلے جائیں' المبسوط کو پڑھتے وقت ایک سرور اور لطف کا احساس ہر دم تازہ رہتا ہے۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ لکھتے ہیں:۔ بطور فقیہہ انھیں (امام سرخسی کو) اس امر سے دلچسپی ہے جو امام محمد کے شارح کے لئے ضروری ہے کہ اگر کوئی مسئلہ بیان کریں تو اس کے حکم کی دلیل بھی پیش کریں۔ المبسوط ہو کہ شرح السیر الکبیر قدم قدم پر ناظر اس سے دو چار ہوتا ہے۔ (۶)

المبسوط کی کسی "کتاب" کا آغاز عموماً اس طرح ہوتا ہے:

قال الشیخ الامام الاجل الزاهد شمس الائمة و فخر الاسلام ابوبکر محمد بن ابی سهل السرخسی رحمه الله املاء ۔ اور اختتام بالعموم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے آل و اصحاب پر صلاۃ و سلام سے کرتے ہیں مثلاً:۔

- وصل الله علی سیدنا محمد و علی آله و صحبه وسلم

- مصلیا علی سید السادات
- مصلیا علی المبعوث بالحق

اور "باب" کا آغاز بالعموم قال رحمہ اللہ یا قال رضی اللہ عنہ کے الفاظ سے ہوتا ہے۔ اختتام میں' واللہ اعلم' واللہ عالم بالصواب یا واللہ تعالی اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب جیسے کلمات ادا کرتے ہیں۔

امام سرخسی ایک مسئلہ بیان کرتے ہوئے' اپنے تلامذہ اور قارئین کی مزید رہنمائی کے لئے المبسوط ہی کے کسی دوسرے مقام کا حوالہ دیتے ہیں یا اپنی کسی دوسری تصنیف کی طرف اشارہ کرتے ہیں: مثلاً

قد ذکرنا فی کتاب الشفعة (آغاز باب الصلح فی الشفعة)
وقد قررنا هذا الاصل فی کتاب العتاق (آخر باب الصلح فی المسلم)
وقد بینا هدذا فی کتاب الولاء (آخر کتاب الصلح)
وقدبینا هذا فی کتاب الدعوی (آخر باب الخیار فی الشرف)
وقد بینا هذا فی کتاب الرجوع عن الشهادات (آخر کتاب اللعان)
وقد بینا مسئلته فی السیر الکبیر (آخر فصل فی میراث المرتد)
وبعض هذه المسائل یاتی بیانه فی فصل یفرض له (الجزء الثالث ص ١٨٠)
وقد بینا نظائرة فی کتاب الصلاة (الجزء الثانی ص ١٠٣)

باب الیمین کے آخر میں کہتے ہیں: ففیه اختلاف المشائخ کما بیناد فی مسئلة الدقیق (الجزء الثامن ص ١٨٨)

امام سرخسی کے خوبصورت انداز تحقیق کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے کتاب الرضاع کا مطالعہ مفید مطلب ہو گا۔ جس کے آغاز کے چند جملے یہاں درج کئے جاتے ہیں:۔

"الشیخ الامام ••• سرخسی نے بروز جمعرات' ١٢ جمادی الاخرة سن ٤٧٧ھ املاء کراتے ہوئے فرمایا: کتاب الرضاع کے بارے میں لوگوں کا اختلاف ہے کہ آیا یہ امام محمد رحمہ اللہ کی تصنیف ہے بھی یا نہیں؟ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ یہ خود امام محمد کی تصنیف نہیں بلکہ ان کے

کسی شاگرد نے لکھی ہے۔ اور امام کی طرف اسکی نسبت کر دی تاکہ وہ مشہور عوام ہو سکے۔ اور کتاب میں بعض ایسے داخلی شواہد موجود ہیں جو اس طرف رہنمائی کرتے ہیں' مثلاً حرمت مصاھرۃ کے سلسلے میں وطئی حرام کو بھی اسباب میں شمار کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ اس سے بچنا ہی افضل ہے' اگر اللہ کریم چاہے' اور امام محمد رحمہ اللہ اپنی تالیفات میں اس جواب کو صحیح تسلیم نہیں کرتے خصوصاً ایسے احکام کے بارے میں جن میں کتاب وسنت کی نص موجود ہو' پس معلوم ہوا کہ یہ ان کی تصنیفات میں سے نہیں ہے' اور اسی لئے الحاکم الجلیل (الشہید) نے بھی اپنی المختصر (الکافی) میں اس کتاب کا ذکر نہیں کیا۔

لیکن اکثر علماء کا کہنا ہے کہ یہ امام محمد کی تصنیف ہے مگر اوائل تصنیفات میں سے ہے اور اسی لئے ہر اندراج پر حیرت ہوتی ہے اور ہم پیشتر ازیں واضح کر چکے ہیں کہ امام محمد نے کئی کتب تالیف کیں پھر ان پر نظر ثانی کی البتہ کچھ حصہ باقی رہ گیا۔ سو یہ کتاب (الرضاع) وہی تحریر ہے کیونکہ جب انہوں نے مسائل پر نظرثانی کی تو رضاعت کے سلسلے میں فقط انہی احکام پر اکتفا کیا جو وہ کتاب النکاح میں بیان کر چکے تھے۔ اسی طرح الحاکم الشہید (اللہ ان سے راضی ہو) نے بھی انہی مسائل کو کافی سمجھا اور اپنی المختصر میں اس کتاب کو الگ سے بیان نہیں کیا۔

امام سرخسی ۔ اللہ ان سے خوش ہو ۔ کہتے ہیں : لیکن ' جب میں فقر و فاقے کے باوجود حسب امکان و طاقت' المختصر کی شرح کو املاء کرانے سے فارغ ہوا۔ اور اس کے بعد کتاب الکسب کی املاء کا آغاز کیا تو میں نے مناسب سمجھا کہ اس کتاب (یعنی الرضاع) کی شرح بھی املاء کرا دوں کیونکہ اس میں بعض ایسے امور آتے ہیں جن کا جاننا لابدی ہے اور جن کی تشریح و توضیح کی ضرورت ہے"۔

المبسوط کی تاریخ تصنیف کیا ہے اور اس کی املاء (یا لیکچر) کا آغاز کب ہوا۔ اسکی کوئی اندرونی شہادت میسر نہیں ہے لیکن' بعض کتب کی تاریخ ابتداء خود مصنف علام کی زبان سے ادا ہوئی ہے' جس سے نہ صرف تاریخ بلکہ دن کا تعین بھی ہوتا ہے۔

کتاب المعاقل (المبسوط ۔ الجزء ۲۷ ص ۱۲۴) کے آغاز میں تحریر ہے:

قال الشیخ الامام الاجل الزاهد شمس الائمة ابوبکر محمد بن (ابی) سهل السرخسی رحمة

الله املاء یوم الاربعاء الرابع عشر من شهر ربیع الاخر ست وستین واربعمائة۔ (یعنی اس لیکچر کا آغاز بدھ کے دن چودہ ربیع الاخر سن چار سو چھیاسٹھ ہجری میں ہوا)

کتاب الرضاع (المبسوط جزء ۳۰ ص ۲۸۷) کی ابتداء اس طرح ہوتی ہے: قال الشیخ ... املاء یوم الخمیس الثانی عشر من جمادی الاخرۃ سنۃ سبع و سبعین واربعمائۃ۔

(یعنی اس کتاب کی املاء جمعرات' بارہ جمادی الاخرہ سن چار سو ستتر ہجری میں شروع ہوئی)

لیکن جزء ۲۷ (یعنی کتاب المعاقل) میں تحریر کردہ تاریخ کے بارے میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی وضاحت نہایت اہم ہے۔ وہ اپنے مقالہ "السرخسی" میں لکھتے ہیں: "ممکن ہے جلد ۲۷ میں دی ہوئی تاریخ اصل میں المبسوط کے آغاز سے متعلق ہو جو کسی سہو سے جلد ۲۷ میں آگئی ہو" ۔ اس شک کی وجہ یہ ہے کہ : "اگر المبسوط کی ستائیسویں جلد ۴۶۶ ھ میں شروع ہو اور تیسویں جلد ۴۷۷ھ یا ۴۷۹ھ میں پایہ تکمیل کو پہنچے یعنی تین جلدوں کو گیارہ یا تیرہ سال لگیں تو مکمل تیس جلدوں کو ۱۲۰ یا ۱۳۰ برس لگنے چاہیں جو قرین قیاس نہیں"۔ (۷)

ڈاکٹر صاحب کے اس بیان کی روشنی میں اگر المبسوط کی املاء کی ابتداء ۴۶۶ھ قرار دی جائے اور انتہاء ۴۷۷ھ (کیونکہ المبسوط کی سب سے آخری کتاب 'کتاب الرضاع ہے) تو اس "سفر عظیم" کی مکمل املاء اور درس کا کل عرصہ گیارہ سال پر محیط ہو گا۔ اور ماننا پڑے گا کہ امام سرخسی کو ماوراء النہر کے قراخانی حکمران نصر خان (۴۷۳ ۔ ۴۶۰ھ) کے زمانے میں قید کیا گیا اور ان کی رہائی احمد بن خضر (۴۸۷ ۔ ۴۷۴ھ) کے عہد میں عمل میں آئی۔

جہاں تک المبسوط کی املاء کا تعلق ہے تو خود کتاب کے اندر ہی بے شمار مقامات پر اس بات کی وضاحت ملتی ہے کہ امام سرخسی نے یہ کتاب املاء کرائی (جس کی طرف ہم اس مقالے کے جزء اول (امام سرخسی) میں اشارہ کر چکے ہیں۔ اس کی تائید المبسوط کی کئی "کتب" کے مطالعے سے ہوتی ہے۔ کتاب المفقود' کتاب الودیعہ 'کتاب الشفعہ 'کتاب العاریہ' کتاب الشرکہ' کتاب الصید ' کتاب القسمہ' کتاب الاجارات' کتاب ادب القاضی' کتاب الرجوع عن الشھادۃ اور مزید کئی "کتب" میں قال الشیخ الامام ... املاء " کے الفاظ ملتے ہیں۔

امام سرخسی نے المبسوط میں کئی مقامات پر اپنی قید و بند کا ذکر بھی کیا ہے' اور ایسا بالعموم

"کتب" کے اختتام پر ہے' ان خوبصورت مگر غم انگیز تحریروں سے امام کے رنج و الم اور درد دل کا اظہار ہوتا ہے:۔

هذا آخر شرح العبادات باوضح المعانی و اوجز العبارات' املاه المحبوس عن الجمع و الجماعات' مصليا على سيد السادات محمد المبعوث بالرسالات وعلى آله من المومنين والمومنات ۔ (الجزء الرابع ص ۱۹۲)

(یہ عبادات کا اختتام ہے جسکی شرح واضح ترین معانی اور مختصر و بلیغ عبارات سے کی گئی ہے جسے ایک قیدی نے املاء کرایا جسکو ہر طرح کے انسانی اجتماع سے (الگ تھلگ کر دیا گیا ہے) وہ سید سادات محمد جنھیں پیغامات ربانی دیکر بھیجا گیا اور ان کی آل یعنی تمام اہل ایمان مردوں اور عورتوں کے لئے اللہ کی رحمت کا طالب ہے)

هذا اخر شرح كتاب النكاح بالماثور من المعانی والاثار الصحاح املاه المنتظر للفرج والفلاح مصليا على المبعوث بالحق بالسيوف والرماح و على آله و اصحابه اهل التقى والصلاح الذين مهدوا قواعد الحق وسلكوا طريق النجاح ۔ (الجزء الخامس ص ۲۲۹)

(یہ کتاب النکاح کا آخر ہے' اس کی تشریح بہترین مطالب اور آثار صحیحہ سے کی گئی ہے جسے غم والم سے نجات اور فلاح و کامیابی کے ایک منتظر شخص نے لکھوایا ۔ درود بھیجتے ہوئے اس پر جو حق کی تلواروں اور نیزوں کے ساتھ مبعوث کیا گیا اور اسکی آل اور اصحاب پر جو اہل تقوی و صلاح ہیں جنھوں نے حق کی بنیادوں کو استوار کیا اور جو کامیابی کے راستے پر چلے)

هذا آخر شرح كتاب الطلاق بالموثرة من المعانی الدقاق املاه المحصور عن الانطلاق المبتلی بو حشة الفراق مصليا على صاحب البراق ۔ وآله و صحبه اهل الخير والسباق ۔ (الجزء السابع ص ۵۹)

(یہ آخر کتاب الطلاق ہے۔ اسکی تشریح مطالب دقیقہ سے کی ہے' اسے اس شخص نے املاء کرایا جسے آزادی سے روک دیا گیا ہے اور (اہل و عیال کی) جدائی کی وحشت میں مبتلا کر دیا گیا ہے۔ وہ صلاۃ و سلام بھیجتا ہے۔ صاحب براق نبی پر' ان کی آل اور اصحاب پر جو نیکی اور

بھلائی میں سب سے آگے نکل گئے)

انتھی شرح کتاب العتاق من مسائل الخلاف والوفاق املاہ المستقیل للمحن بالاعتاق' المحصور فی طرف من الافاق' حامدا للمھیمن الرزاق و مرتجیا الی لقائه العزیز بالاشواق ومصلیا علی حبیب الخلاق و علی آله واصحابه خیر الصحب والرفاق۔)

الجزء السابع ص ۲۳۱)

(کتاب العتاق کی شرح انتہا کو پہنچی جس میں موافق و مخالف مسائل کو جمع کر دیا گیا ہے۔ اس کی املاء کرائی اس شخص نے جو رنج و محن کے بجائے آزادی کا طالب ہے۔ جسے وسیع کائنات کے ایک گوشے میں بند کر دیا گیا ہے۔ وہ حمد و ثنا کرتا ہے اپنے کفیل و رزاق پروردگار کی اور اس عزت و قوت والے کی بڑے شوق کے ساتھ ملاقات کی امید رکھتا ہے۔ اور صلاۃ و سلام بھیجتا ہے پروردگار کے حبیب پر اور ان کے آل و اصحاب پر جو بہترین صحبت و رفاقت والے ہیں)

انتھی شرح کتاب المکاتب باملاء المحصور المعاتب المحبوس المعاقب وھو منذ حولین علی الصبر مواظب وللنجاۃ بلطیف صنع الله مراقب' والحمدلله وحدہ' وصلی الله علی سیدنا محمد و علی آله و صحبه وسلم۔ (الجزء الثامن ص ۸۰)

(کتاب المکاتب کی شرح ختم ہوئی' جسکی املاء ایک سختیوں میں جکڑے ہوئے قیدی اور مصائب کے شکار محبوس انسان نے کرائی۔ وہ دو سال سے متواتر صبر کر رہا ہے اور اس مصیبت سے نجات پانے کے لئے اللہ تعالی کے کسی مخفی عمل کا امیدوار ہے)

انتھی شرح کتاب الولاء بطریق الاملاء عن الممتحن بانواع البلاء لیسئال من الله تعالی تبدیل البلاء والجلاء بالعز والعلاء' فان ذلک علیه یسیر وھو علی ما یشاء قدیر ۔ وصلی الله علی سیدنا محمد وعلی آله واصحابه الطاھرین ۔ (الجزء الثامن ص ۱۲۵)

(کتاب الولاء کی شرح بطریق املاء ختم ہوئی' اس انسان کی طرف سے جو انواع و اقسام کے مصائب کی آزمائش میں ڈالا گیا ہے۔ وہ اللہ تعالی سے دعا کرتا ہے کہ اس کی مصیبت اور جلا وطنی کو عزت و سربلندی سے بدل دے۔ ایسا کرنا یقیناً اس کے لئے آسان ہے اور وہ ہر اس امر پر

جسے وہ چاہے قادر ہے)

انتهی شرح السیر الصغیر المشتمل علی معنی اثیر باملاء المتکلم بالحق المنیر المحصور لاجله شبه الاسیر' المنتظر للفرج من العالم القدیر السمیع البصیر' المصلی علی البشیر الشفیع لامته النذیر' وعلی کل صاحب له و وزیر' والله هو اللطیف الخبیر۔ (الجزء العاشر ص ۱۴۴)

(شرح السیر الصغیر جو کہ عمدہ مطالب پر مشتمل ہے اختتام کو پہنچی' یہ املاء ہے اس شخص کی جو روشن حق کی بات کرتا ہے اور اس کی بنا پر محصور و اسیر ہے' اللہ تعالیٰ عالم و قدیر اور سمیع و بصیر کی جانب سے غم و الم سے نجات کا منتظر ہے۔ اپنی امت کے لئے خوشخبری سنانے والے' شفاعت کرنے والے اور خبردار کرنے والے (نبی) پر درود بھیجتا ہے اور ان کے ہر ساتھی اور وزیر کے لئے بھی۔ اور اللہ ہی لطیف و خبیر ہے)

انتهی ربع البیوع من المبتهل الی الله تعالی بالخضوع وارسال الدموع المنقطع عن الاهل واکتساب المجموع [8]۔

(کتاب البیوع کا ربع انتہا کو پہنچا' خشوع و خضوع اور پرنم آنکھوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی جناب میں عجز و انکساری کرنے والے کی طرف سے جو کہ اپنے اہل و عیال سے جدا کیا گیا ہے اور ہر قسم کے علم سے نفع حاصل کرنے سے روک دیا گیا ہے)

تم کتاب الهبة ٠٠٠٠٠باملاء الملتمس لرفع الباطل الموضوع' المنفی لاجله المحصور الممنوع عن الاهل والولد والکتاب المجموع' الطالب للفرج بالدعاء والخشوع فی ظلم اللیالی وبالبکاء والدموع' مقرونا بالصلوة علی سید اهل الجموع وعلی آله واصحابه اهل التقی والخضوع۔

(آخر کتاب الهبہ۔ الجزء الثانی عشر ص ۱۰۸)

(کتاب املاء ہے اسکی جو کم عیار باطل کے خاتمے کا طلب گار ہے' اسی بناء پر جلاوطن اور محصور ہے۔ اہل و عیال اور تمام علمی کتابوں سے (استفادہ کرنے سے) روک دیا گیا ہے۔ دعاوں

اور خضوع و خشوع کے ساتھ' راتوں کی تاریکی میں روتے اور آنسو بہاتے ہوئے ظلم سے نجات کا طالب ہے۔ مع ھذا ساری کائنات کے آقا و مولی پر اور ان کی آل و اصحاب پر جو سب کے سب اہل تقوی و طاعت ہیں ۔ درود بھیجتا ہے)

انتھی شرح الاقرار المشتمل من المعانی علی ماھو من الاسرار املاء المحبوس فی محبس الاشرار (۹)

(شرح الاقرار ختم ہوئی جو اسرار و رموز سے بھرپور مطالب و معانی پر مشتمل ہے' املاء ہے اسکی جو برے لوگوں کے قید خانے میں محبوس ہے)

اس سلسلے میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ لکھتے ہیں:

اثنائے تالیف میں السرخسی نے جابجا اپنا درد دل بیان کیا ہے ••• اپنی شخصیت کے متعلق ان کے ان بیانات سے ان کے ایمان' تقوی' صبر اور تحمل کا پتہ چلتا ہے' فقہی احکام ہمیشہ معاشرتی و معاشی زندگی کا عکس ہوتے ہیں۔ السرخسی نے جابجا اپنے ملک اور اپنے زمانے کے حالات کا بھی ذکر کیا ہے۔ نہ معلوم کیوں' وہ اپنی کتابوں میں اہل ھند کا بار بار ذکر کرتے ہیں۔ (المبسوط ا: ۲۲ وغیرہ)۔ (۱۰)

مقالے کے آخر میں ہم المبسوط کی کتب و ابواب اور فصول کی فہرست درج کر رہے ہیں تاکہ قارئین کو اس عظیم الشان دائرہ معارف کے مسائل و مباحث سے شناسائی ہو اور وہ ایک طائرانہ نظر سے اس کے مضامین کی وسعت کا اندازہ کر سکیں۔

	تعداد ابواب
الجزء الاول	
کتاب الصلوۃ	۱۲ (فصل ۱)
الجزء الثانی	
کتاب الصلاۃ (جاری ہے)	ابواب ۲۴
کتاب السجدات	
کتاب التراویح	۱۲ فصول
کتاب الزکاۃ	ابواب ۵

الجزء الثالث

کتاب الزکاۃ (جاری ہے)	ابواب ۳
کتاب نوادر الزکاۃ	
کتاب الصوم	ابواب ۳
کتاب نوادر الصوم	
کتاب الحیض	ابواب ۹ (۴ فصول)

الجزء الرابع

کتاب المناسک	۱۹۔ ابواب
کتاب النکاح	ایک باب

الجزء الخامس

(کتاب النکاح جاری ہے)	۲۸ ابواب

الجزء السادس

کتاب الطلاق	ابواب ۱۸

الجزء السابع

(کتاب الطلاق جاری)	ابواب ۶
کتاب العتق	ابواب ۲۵

الجزء الثامن

کتاب المکاتب	ابواب ۲۲
کتاب الولاء	ابواب ۱۰
کتاب الایمان	ابواب ۹

الجزء التاسع

(کتاب الایمان جاری ہے)	ابواب ۱۱
کتاب الحدود	ابواب ۳
کتاب السرقۃ	ایک باب

الجزء العاشر

کتاب السیر	ابواب ۸

(سیرہ المسلمین فی المعاملہ مع المشرکین من اہل الحرب و مع اہل العہد)

کتاب الاستحسان	ایک باب
کتاب التحری	
کتاب اللقیط	

<u>الجزء الحادی عشر</u>

کتاب اللقیط (لقطہ)	
کتاب الاباق	
کتاب المفقود	
کتاب الغصب	
کتاب الودیعہ	
کتاب العاریہ	
کتاب الشرکہ	ابواب ۴
کتاب الصید	

<u>الجزء الثانی عشر</u>

کتاب الذبائح	ابواب ۳
کتاب الوقف	
کتاب الھبہ	ابواب ۷
کتاب البیوع	باب ایک

<u>الجزء الثالث عشر</u>

کتاب البیوع (جاری)	ابواب ۱۷

<u>الجزء الرابع عشر</u>

کتاب الصرف	ابواب ۱۶
کتاب الشفعہ	ابواب ۱۴

<u>الجزء الخامس عشر</u>

کتاب القسمہ	ابواب ۱۰
کتاب الاجارات	ابواب ۱۰
الجزء السادس عشر	
کتاب الاجارات (جاری ہے)	ابواب ۱۲
کتاب آداب القاضی	ایک باب
کتاب الشہادات	ابواب ۱۰
کتاب الرجوع عن الشہادہ	
الجزء السابع عشر	
کتاب الرجوع ... (جاری)	ابواب ۶
کتاب الدعوی	ابواب ۱۹
کتاب الاقرار	ابواب ۳
الجزء الثامن عشر	
کتاب الاقرار (جاری)	ابواب ۴۲
الجزء التاسع عشر	
کتاب الوکالہ	ابواب ۲۰
کتاب الکفالہ	باب ایک
الجزء العشرون	
کتاب الکفالہ (جاری)	ابواب ۲۵
کتاب الصلح	ابواب ۵
الجزء الحادی والعشرون	
کتاب الصلح (جاری ہے)	ابواب ۱۰
کتاب الرھن	ابواب ۱۵
الجزء الثانی والعشرون	
کتاب الرھن (جاری)	۲ باب
کتاب المضاربہ	ابواب ۲۶

الجزء الثالث والعشرون	
کتاب المزارعہ	ابواب ۳۷
کتاب الشرب	ابواب ۲
الجزء الرابع والعشرون	
کتاب الاشربہ	ابواب ۲
کتاب الاکراہ	ابواب ۲۴
کتاب الحجر	
الجزء الخامس والعشرون	
کتاب الماذون الکبیر	ابواب ۲۴
الجزء السادس والعشرون	
کتاب الماذون (جاری)	ابواب ۱۳
کتاب الدیات	ابواب ۹
الجزء السابع والعشرون	
کتاب الدیات (جاری)	ابواب ۱۵
کتاب الجنایات	
کتاب المعاقل	
کتاب الوصایا	ابواب ۳
الجزء الثامن والعشرون	
کتاب الوصایا (جاری ہے)	ابواب ۲۰
کتاب العین والدین	ابواب ۷
الجزء التاسع والعشرون	
کتاب الوصایا (جاری)	ابواب ۳
کتاب العتق	ابواب ۱۴
کتاب الدور	ایک باب
کتاب الفرائض	ابواب ۱۰

الجزء الثلاثون فصل ا

کتاب الفرائض (جاری) ابواب ۱۷

فصول

:

کتاب فرائض الخنثیٰ

کتاب الخنثیٰ

کتاب حساب الوصایا

کتاب اختلاف ابی حنیفه وابن ابی لیلی

کتاب الشروط

کتاب الحیل ابواب ٦

کتاب الکسب

کتاب الرضاع

حوالہ جات

۱۔ ابن عابدین الشامی، ردالمختار، مطبعه عامره استانبول ۱۳۰۷ھ، الجزء الاول ص ٦۴

۲۔ امام محمد بن الحسن الشیبانی ۔ کتاب الاصل المعروف بالمبسوط (مقدمه: ابوالوفاء الافغانی) الجزء الاول ص ۱۰۔

۳۔ خلیل المیس ۔ فھارس المبسوط ۔ بیروت ۱۴۰۰ھ ص ۵ ۔

۴۔ ایضاً

۵۔ المبسوط کلمه الناشر۔ کراچی

٦۔ ڈاکٹر محمد حمیداللہ۔ (مقالہ سرخسی) اردو دائرہ معارف اسلامیہ۔ جلد ۱۰۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور ۱۳۹۳ھ ص ۸۱٦ ۔ ۸۱۳ ۔

۷۔ ایضاً۔

۸۔ ابن قطلوبغا۔ تاج التراجم فی طبقات الحنفیه۔ بغداد ۱۹٦۲ء ص ۱۵۵

۹۔ محمد عبدالحیٔ الکھنوی۔ الفوائد البھیہ فی تراجم الحنفیہ ۔ مطبعہ السعادہ مصر ۱۳۲۴ھ، ص ۱۵۸۔

۱۰۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ ۔ (مقالہ سرخسی) اردو دائرہ معارف اسلامیہ ۔ جلد ۱۰۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور ۱۳۹۳ھ ص ۸۱۶۔۸۱۳ ۔